قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

جمعرات 06 اگست 2020ء | 16 ذوالحجہ 1441 ہجری قمری | جلد: 2 | شمارہ: 185

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علیؓ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو تین مرتبہ فرمایا۔ اے علی! جب نماز کا وقت ہو جائے تو دیر نہ کرو۔ اور اسی طرح جب جنازہ حاضر ہو یا عورت بیوہ ہو اور اس کا ہم کفو مل جائے تو اس میں بھی دیر نہ کرو۔

(ترمذی۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب فی الوقت الاوّل)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

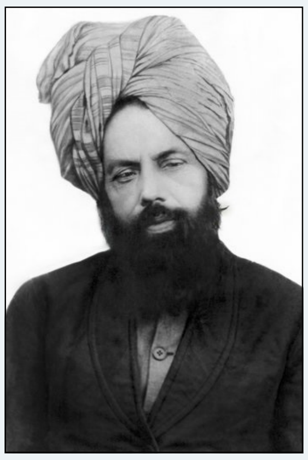

بیوہ کا نکاح

ایک شخص کا سوال حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ بیوہ عورتوں کا نکاح کن صورتوں میں فرض ہے۔ اس کے نکاح کے وقت عمر، اولاد، موجودہ اسباب، نان و نفقہ کا لحاظ رکھنا چاہئے یا کہ نہیں۔ یعنی کیا بیوہ باوجود عمر زیادہ ہونے کے یا اولاد بہت ہونے کے یا کافی دولت پاس ہونے کے ہر حالت میں مجبور ہے کہ اس کا نکاح کیا جاوے؟ فرمایا:۔

’’بیوہ کے نکاح کا حکم اسی طرح ہے جس طرح کہ باکرہ کے نکاح کا حکم ہے۔ چونکہ بعض قومیں بیوہ عورت کا نکاح خلاف عزت خیال کرتے ہیں اور یہ بدرسم بہت پھیلی ہوئی ہے اس واسطے بیوہ کے نکاح کے واسطے حکم ہوا ہے لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ ہر بیوہ کا نکاح کیا جائے۔ نکاح تو اسی کا ہوگا جو نکاح کے لائق ہے اور جس کے واسطے نکاح ضروری ہے۔ بعض عورتیں بوڑھی ہو کر بیوہ ہوتی ہیں۔ بعض کے متعلق دوسرے حالات ایسے ہوتے ہیں کہ وہ نکاح کے لائق نہیں ہوتیں۔ مثلاً کسی کو ایسا مرض لاحق حال ہے کہ وہ قابل نکاح ہی نہیں یا ایک بیوہ کافی اولاد اور تعلقات کی وجہ سے ایسی حالت میں ہے کہ اس کا دل پسند ہی نہیں کرسکتا کہ وہ اب دوسرا خاوند کرے۔ ایسی صورتوں میں مجبوری نہیں کہ عورت کو خواہ مخواہ جکڑ کر خاوند کرایا جاوے۔ ہاں اس بدرسم کو مٹا دینا چاہئے کہ بیوہ عورت کو ساری عمر بغیر خاوند کے جبراً رکھا جاتا ہے۔‘‘

(اخبار بدر نمبر 41 جلد 6 مؤرخہ 10/ اکتوبر 1907ء صفحہ 11)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ مغلانی نورجان صاحبہ بھاوجہ مرزا غلام اللہ صاحب نے بذریعہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا کہ بیواؤں کے نکاح ثانی کے متعلق جب پشاور سے چار عورتیں آئی تھیں۔ دو ان میں سے بیوہ، جوان اور مال دار تھیں۔ مَیں ان کو حضرت علیہ السلام کے پاس لے گئی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ’’جوان عورتوں کو نکاح کر لینا چاہیے‘‘ میں نے کہا جن کا دِل نہ چاہے وہ کیا کریں؟ یا بچوں والی ہوں ان کی پرورش کا کون ذمہ دار ہو؟ آپ نے فرمایا ’’اگر عورت کو یقین ہو کہ وہ ایمانداری اور تقویٰ سے گذار سکتی ہے اس کو اجازت ہے کہ وہ نکاح نہ کرے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ نکاح کر لے۔‘‘

(سیرت المہدی جلد 2 صفحہ 231)

ارشادِ باری تعالیٰ

وَ اَنۡکِحُوا الۡاَیَامٰی مِنۡکُمۡ وَ الصّٰلِحِیۡنَ مِنۡ عِبَادِکُمۡ وَ اِمَآئِکُمۡ ؕ اِنۡ یَّکُوۡنُوۡا فُقَرَآءَ یُغۡنِہِمُ اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖ ؕ وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ

(النور: 33)

اور تمہارے درمیان جو بیوائیں ہیں ان کی بھی شادیاں کراؤ اور اسی طرح جو تمہارے غلاموں اور لونڈیوں میں سے نیک چلن ہوں ان کی بھی شادی کراؤ۔ اگر وہ غریب ہوں تو اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی بنا دے گا اور اللہ بہت وسعت عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

فرمان خلیفہ وقت

ایسی بعض بیوائیں ہوتی ہیں جو شادی کی عمر کے قابل ہوتی ہیں یا بعض ایسی جو اپنے تحفظ کے لئے شادی کروانا چاہتی ہیں ان کے رشتوں کے مسائل ہیں۔ لیکن ایسی بیوائیں بعض دفعہ معاشرے کی نظروں کی وجہ سے ڈر جاتی ہیں اور باوجود یہ سمجھنے کے کہ ہمیں شادی کی ضرورت ہے، وہ شادی نہیں کرواتیں۔ تو بہر حال مختلف طبقوں کے اپنے اپنے مسائل ہیں ہمارے بعض مشرقی ممالک میں، بیواؤں کے ضمن میں بات کروں گا، اس بات کو بہت برا سمجھا جاتا ہے بلکہ گناہ سمجھا جاتا ہے کہ عورت اگر بیوہ ہو جائے تو دوسری شادی کرے۔ اور بعض بیچاری عورتیں جو اپنے حالات کی وجہ سے شادی کرنا چاہتی ہیں ان کے بعض دفعہ رشتے بھی طے ہو جاتے ہیں لیکن ان کے عزیز رشتہ دار اس بات کو گناہ کبیرہ سمجھتے ہیں جیسا کہ مَیں نے کہا۔ اور اس طرح ان کے بارے میں طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں اور بیچاری عورت کو اتنا عاجز کر دیتے ہیں کہ وہ اپنی زندگی سے ہی بیزار ہو جاتی ہے۔ اور حیرت اس بات کی ہے کہ یہاں یورپ میں آ کر جہاں اور دوسرے معاملات میں روشن خیالی کا نام دے کر بہت سارے معاملات میں ملوث ہو جاتے ہیں جن میں سے بعض کی اسلام اجازت بھی نہیں دیتا لیکن یہ جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ بیواؤں کی شادی کرو اس بارے میں بڑی غیرت دکھا رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ یہ جو مَیں نے آیت تلاوت کی ہے کہ تمہارے درمیان جو بیوائیں ہیں ان کی بھی شادیاں کراؤ۔ اور اسی طرح تمہارے درمیان جو تمہارے غلاموں اور لونڈیوں میں سے نیک چلن ہوں ان کی بھی شادیاں کراؤ۔ اگر وہ غریب ہوں تو اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی بنا دے گا۔ اور اللہ بہت وسعت عطا کرنے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کا حکم جس پر ہر ایک کو عمل کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ تو بڑا واضح طور پر کھل کر فرماتا ہے کہ معاشرے میں

بقیہ صفحہ 3 پر

اس شمارہ میں

- کھاد بنتے ہیں جماعت کو دبانے والے (منظوم)
- تعارف سورۂ طٰہٰ (بیسویں سورۃ)
- علم قرآن: حروف مُقَطَّعات کی حقیقت
- خلافت خامسہ میں امن عالم کے لیے جماعت احمدیہ کی مساعی

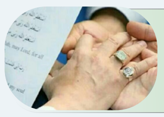

دربارِ خلافت

عورتیں پڑوسیوں سے حقارت آمیز سلوک نہ کریں

حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نصیحت فرمائی:۔

پھر آپؑ نے خاص طور پر عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ کوئی عورت اپنی پڑوسن سے حقارت آمیز سلوک نہ کرے۔ اب یہ عورتوں کا خاص ذکر کیوں ہے؟ یہ بھی اس لئے کہ عورتوں میں عموماً تفاخر اور تکبر زیادہ ہوتا ہے۔ اپنی نیکی یا پیسے یا اور چیز جو پاس ہو اور دوسرے کے پاس نہ ہو اس کا اظہار زیادہ ہوتا ہے۔مثلاً زیور کپڑے وغیرہ ہی ہیں۔

فرمایا کہ: عورتیں دوسری عورتوں پر جو ان سے مالی لحاظ سے کمزور ہیں ان سے حقارت آمیز سلوک نہ کریں۔ بلکہ اپنے اس رویے کو بہتر کرنے کے لئے تحفے بھیجو، چاہے چھوٹی سے چھوٹی سے چیز ہی ہو۔ حدیث میں ہے چاہے بکری کا پایہ ہی ہو۔ اس سے تمہارے اندر دوسرے کے لئے حقارت کا جذبہ بھی کم ہو گا۔تم بھی دین میں اس کو اپنی بہن سمجھو گی۔تمہارے دل میں انسانیت کے ناطے اس کے لئے ایک عزت قائم ہو گی انسانیت کے ناطے احترام قائم ہو گا۔ پس یہ عید عورتوں کو بھی خاص طور پر اپنی بہنوں سے، اپنی پڑوسنوں سے، محلے والیوں سے پیار محبت سے منانی چاہئے۔ اور پھر اس نیکی کو جاری رکھنا چاہئے۔ یہی نیکیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنانے والی ہیں۔

اردگرد کے لوگوں سے نیک سلوک کریں

اپنے ساتھ بیٹھنے والوں، اپنے ساتھیوں، اپنے ساتھ دفتر میں کام کرنے والوں بلکہ جو سفر میں اکٹھے ہوں ان سے بھی نیک سلوک کرو۔ اس سے جہاں نیک سلوک کرنے والے کے اخلاق بہتر ہو رہے ہوں گے۔ وہاں وہ اللہ تعالیٰ سے ثواب بھی حاصل کر رہا ہو گا اور پھر ایک احمدی کے لئے تو اس طرح تبلیغ کے راستے مزید کھل رہے ہوں گے۔ اب عید کے دن ہیں، مختلف لوگوں کے دفتر میں، کام کرنے والی جگہوں پر، ہمسائے وغیرہ ہیں، ان مغربی ممالک میں اگر ایسے ہمسایوں کو عید کے حوالے سے تحفے وغیرہ بھجوائے جائیں، چاہے چھوٹی سی کوئی چیز ہو، چاہے مٹھائی وغیرہ یا کچھ اس قسم کی چیز۔ اور پھر اس طرح تعارف بڑھائیں اور ذاتی تعلق قائم ہوں تو تبلیغ بھی کر رہے ہوں گے۔ اب یہیں UK میں مثلاً اگر دو ہزار گھر ہیں احمدیوں کے، شاید اس سے زیادہ ہوں گے۔ وہ اپنے ہمسایوں کو یا اپنے کام کرنے کی جگہ کے ساتھیوں کو کوئی چھوٹا سا تحفہ ہی بھیجیں۔حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ سو کوس تک ہمسائیگی ہے تو سو کوس نہ سہی اگر پانچ چھ گھر تک بھی جاری رکھیں اور ایک دو کام کرنے والی جگہوں کے ساتھیوں کو چن لیں تو دس سے پندرہ ہزار گھروں تک ایک تعارف حاصل ہو جاتا ہے۔ اس حوالے سے پھر احمدیت کی تبلیغ کی طرف رستے کھلتے ہیں۔ ذاتی رابطے جو ہیں یہی کارآمد ہوتے ہیں۔ پھر یہ تعداد بڑھ سکتی ہے۔ اسی طرح باقی دنیا کے ممالک ہیں۔مغربی ممالک میں خاص طور پر آپ ایسے رابطے کریں جہاں آپ خوشیاں منا رہے ہوں گے وہاں تبلیغ کا حق بھی ادا کر رہے ہوں گے اس کے بھی میدان حاصل کر رہے ہوں گے۔ کچھ لوگ اس طرح کرتے بھی ہوں گے۔ مَیں یہ نہیں کہتا کہ کوئی نہیں کرتا لیکن اگر باقاعدہ بڑی تعداد میں اس طرف توجہ دی جائے تو تعارف بہت بڑھ سکتا ہے۔ محلے میں، علاقے میں جو اسلام کے خلاف بعض دفعہ اظہار ہو رہا ہوتا ہے، مسلمانوں کے خلاف اظہار ہو رہا ہوتا ہے، ایشین سوسائٹی کے خلاف اظہار ہو رہا ہوتا ہے۔ تو چاہے وہ ایشین ہوں، افریقن ہوں، یورپین ہوں، جب آپس میں اس طرح تعلقات بڑھائیں گے اور احمدی کی حیثیت سے بڑھائیں گے تو ہر جگہ ایک احمدی کا تصور ابھر رہا ہو گا۔ اور جہاں کہیں بھی ایسی باتیں ہوں گی اس تعلق کی وجہ سے اور ایک دوسرے سے ہمدردی کی وجہ سے انہیں لوگوں میں سے ایسے لوگ ان محلوں میں، جگہوں میں، علاقوں میں پیدا ہو جائیں گے جو آپ کی طرف داری کر رہے ہوں گے، آپ کے ساتھ ہمدردی کر رہے ہوں گے اور آپ کی طرف سے جواب دے رہے ہوں گے۔

ماتحتوں سے ہمدردی اور احسان کریں

پھر حکم ہے کہ جو تمہارے ماتحت ہیں جو تمہارے ملازم ہیں جو مالی حیثیت میں کم طبقہ ہے تمہارے زیرنگیں ہیں ان کا بھی خیال رکھو۔ ان سے بھی ہمدردی اور احسان کا سلوک کرو۔ تو یہ نیکیاں جو تم کر رہے ہو گے تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہو گے۔ اس عاجزی اور نیکی کی وجہ سے خدا تعالیٰ کا قرب پانے والے ہو گے۔ پس ابھی رمضان کے بعد ہر ایک کے دل میں تازہ تازہ عبادتوں اور نیکیوں کا اثر قائم ہے اس کو ہمیشہ تازہ رکھیں اور عید کے دن سے ہی تازہ رکھیں۔ نمازوں میں، تلاوت قرآن کریم میں، اعلیٰ اخلاق میں کبھی کمی نہ آنے دیں۔ اصل نیکی یہ ہے کہ دوسروں کے حقوق کا خیال رکھیں اور صرف اپنے حقوق پر زور نہ دیں۔ کیونکہ بڑی نیکی یہی ہے کہ دوسروں کے حقوق کا خیال رکھا جائے نہ کہ اپنے حقوق کا خیال رکھا جائے۔ بلکہ کوشش یہ ہو کہ اپنے ذمہ کسی کا حق نہ رہے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ ہونا چاہئے کہ صرف اپنے غموں کو ہی نہ روتے رہیں، اپنی تکلیفوں اور پریشانیوں کو ہی نہ روتے رہیں، بلکہ دوسروں کے غموں دکھوں اور تکلیفوں کو بھی محسوس کریں۔ جب ہم اس طرح کر رہے ہوں گے تو نہ صرف یہ ایک دن کی عید منا رہے ہوں گے بلکہ ہمارا ہر دن روزِ عید ہو گا۔ ......

(خطبہ عید فرمودہ 4 نومبر 2005ء) (الفضل انٹرنیشنل 25 نومبر تا یکم دسمبر 2005ء)

کھاد بنتے ہیں جماعت کو دبانے والے

روز انصاف کے ڈنکے کو بجانے والے
یہ وہی ہاتھ ہیں کلمے کو مٹانے والے

یاد کرتے ہیں جہاں احمدی اپنے رب کو
یہ مسلمان ہیں اس گھر کو گرانے والے

عشق کرتے ہیں محمدؐ سے زبانی لیکن
تنگ ہیں ان کے رویوں سے زمانے والے

حیف اسلام کی خدمت کے بہانے ہر دم
جیب بھرتے ہیں فقط دین سکھانے والے

خون آلود گریبان میں جھانکیں کیسے
نوش کرتے ہیں لہو زہد دکھانے والے

بند کمروں سے اچانک یہ برآمد ہو کر
جیل جاتے ہیں غریبوں کو پڑھانے والے

روز بکتے ہیں خرافات ہماری بابت
پھیلتے نور کو مونہوں سے بجھانے والے

مان جاتے ہیں حقائق کو سعید الفطرت
کھاد بنتے ہیں جماعت کو دبانے والے

ہند و برما کے مظالم پہ ہے سینہ کوبی
آنکھ ہے بند تیری ملک جلانے والے

رسم دنیا ہے جہالت کو پذیرائی ہے
خوف کھاتے ہیں یہاں علم سکھانے والے

(اسد اللہ وحید خان۔ سیرالیون)

تعارف سورۂ طٰہٰ (بیسویں سورۃ)

(مکی سورۃ، تسمیہ سمیت اس سورۃ کی 136 آیات ہیں)

اردو ترجمہ از ترجمہ قرآن انگریزی (حضرت ملک غلام فرید صاحبؓ) ایڈیشن 2003ء

مترجم: وقار احمد بھٹی

وقت نزول اور سیاق و سباق

یہ سورۃ مکی دور کی ابتدائی سورتوں میں سے ہے۔ یہ حضرت عبد اللہ بن مسعود کا خیال ہے جو آپ ﷺ کے ابتدائی صحابہ میں سے تھے۔ اس سورۃ میں گزشتہ سورۃ کے مضامین کے تسلسل میں عیسائیت کے عقائد کا بیان ہوا ہے۔ عیسائیت کے بنیادی عقائد میں سے ہے کہ شریعت ایک لعنت ہے۔ اس سورۃ کے ابتداء میں اس عیسائی عقیدہ کی شد و مد سے تردید کی گئی ہے۔ شریعت کے بارے میں اس سورۃ میں بتایا گیا ہے کہ نہ صرف یہ کہ یہ لعنت نہ ہے بلکہ درحقیقت خدائی افضال اور نعماء میں سے ایک نعمت ہے۔ ایک بوجھ اور رکاوٹ ہونے کی بجائے اس کا مقصد راحت و آرام پہنچانا اور انسان کی روحانی تسکین کے سامان کرتی ہے۔ یہی قرآن کریم کے بنیادی مقاصد میں سے ایک مقصد ہے جس کو یہ بھرپور انداز سے پورا کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کو اس پیغام کے ساتھ تسکین پہنچائی گئی ہے کہ خدا نے قرآن کریم انسان کے بوجھ ہلکے کرنے کے لئے نازل فرمایا ہے نہ کہ اس کی مشکلات میں اضافہ کرنے کے لئے۔ یہ جملہ انسانی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔

مضامین کا خلاصہ

اس سورۃ میں عیسائیوں کو بتایا گیا ہے کہ قرآن کریم میں مذکور سچائی کو سمجھنے اور جانچنے کے لئے انہیں چاہیئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حالات پر غور کریں، جن سے انہیں گزرنا پڑا۔ یہ بتایا گیا ہے کہ انکی روحانی پرورش کی تکمیل کے بعد جب آپ نبوت جیسی بڑی ذمہ داری کو نبھانے کے لئے بہترین پائے گئے اور نبوت جیسی نعمت سے نوازا گیا تو حضرت موسیٰ کو حکم دیا گیا کہ وہ فرعون کے پاس جائیں اور الٰہی پیغام اس کو پہنچائیں۔ فرعون نے اس پیغام کو ماننے سے انکار کردیا، متکبرانہ انداز سے پیش آیا اور حضرت موسیٰ کو قتل کرنا چاہا۔ بعد ازاں حضرت موسیٰ کو خدا نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل کو مصر سے باہر کنعان کی طرف لے جائیں۔ فرعون نے ان کا تعاقب کیا لیکن خدا کی پکڑ نے اس کو آلیا اور وہ بنی اسرائیل کی آنکھوں کے سامنے اپنی فوج کے ساتھ سمندر میں غرق ہوگیا۔ پھر حضرت موسیٰ پہاڑ پر چلے گئے جہاں آپ کو شریعت عطا کی گئی۔

پھر اس سورۃ میں عیسائیوں کو موردِ الزام کیا گیا ہے اور انہیں بتایا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی بعثت سے پہلے بنی اسرائیل توحید کے قائل تھے۔ پھر بعد میں قرآن کریم میں توحید، شریعت کی اہمیت اور فضیلت پر بھی پر خاص طور پر زور دیا گیا ہے پھر کیونکر ایسی تعلیم (عیسائیت) جو شریعت کو لعنت قرار دیتی ہو اور شرک کی تعلیم دیتی ہو، ایسی دو توحید پر سختی سے کاربند عقائد (سلسلہ موسویہ اور سلسلہ محمدیہ ﷺ) کے درمیان راہ پا سکتی ہے۔

پھر اس خدائی سزا کا بیان کیا گیا ہے جو عیسائی اقوام کو ان کے گناہوں اور بے اعتدالیوں کی وجہ سے ملے گی۔ اس دنیاوی کامیابی کے بعد جو ایک ہزار سال تک ان کے حصہ میں آئی۔ ان ایک ہزار سالوں میں سے آخری تین صدیاں غیر معمولی اور اعلیٰ ترقیات اور کامیابیوں کی متحمل ہوں گی۔ یہ ترقیات انہیں اس الٰہی تنبیہ سے غافل کردیں گی کہ ایک بھیانک مقدر ان کے انتظار میں ہے۔ یہ سورۃ پر زور طریق پر بیان کرتی ہے کہ واقعات لازماً رونما ہوں گے اور مغربی عیسائی ممالک پر طرح طرح کے مصائب آئیں گے، بڑے بڑے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے اور گرد و غبار کی مانند ہو جائیں گے۔

(سورۃ طٰہٰ آیات 106-107)

پھر اسی مضمون کا اعادہ کیا گیا ہے جس سے یہ سورۃ شروع ہوئی تھی یعنی یہ کہ قرآن کریم عام فہم ہے کیونکہ یہ اپنی مخاطب قوم کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ عیسائی صحف کی مانند یہ بالعموم تشبیہات اور تمثیلی رنگ میں بات نہیں کرتا کہ اپنے مضمون کو واضح کرنے کی بجائے مزید الجھنوں میں ڈال دے، مگر اپنی تعلیمات کو آسان اور عام فہم زبان میں بیان کرتا ہے۔ پھر شریعت کی اہمیت کو نہایت مضبوط اور طاقتور دلائل سے روشن کیا گیا ہے اور اس کے لعنت ہونے کی تردید کی گئی ہے اور الٰہی انعام ہونے کے دلائل دیئے گئے ہیں۔ پھر اس سورۃ میں حضرت آدم علیہ السلام کے جنت سے نکالے جانے کا ذکر ہے۔ یہ وہ واقعہ ہے جس کی بنیاد پر عیسائی عقیدہ کفارہ گھڑا گیا ہے جو یا تو غلط فہمی کی بنیاد پر ہے یا عیسائیوں کی طرف سے عمداً غلط تاویل کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ایک مقدر الٰہی منصوبہ کے تحت ہوئی تھی اور الٰہی منصوبے کبھی اپنے مقاصد کے حصول میں ناکام نہیں ہوتے۔ جبکہ بائیبل کے مطابق خدا نے آدم کو اپنی شکل پر پیدا کیا (پیدائش باب 1 آیت 27)، پھر حوا کے پھسلانے پر آدم نے گناہ کیا۔ جبکہ قرآن کریم یہ بیان فرماتا ہے کہ خدا کی مشابہت کے باعث آدم ایسے جرم کا مرتکب نہیں ہوسکتا تھا۔ قرآن کریم کے نزدیک آدم سے نادانستہ طور پر یہ بھول ہوگئی تھی۔

(سورۃ طٰہٰ آیت 116)

اس سورۃ کے اختتام پر کفار کو یہ تنبیہ کی گئی ہے کہ ان کی مرضی کے نشانات اور معجزے انہیں نہیں دکھائے جائیں گے اور بے شمار الٰہی نشانات کے مشاہدہ کے باوجود اگر وہ الٰہی پیغام سے منہ موڑیں گے تو وہ ایسے ہی موردِ غضب الٰہی ہوں گے جیسے ان سے پہلے نبیوں کے منکرین ہو چکے ہیں۔

☆...☆...☆

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت ...... از صفحہ 1

اگر نیکیوں کو فروغ دینا ہے تو معاشرے میں جو شادیوں کے قابل بیوائیں ہیں ان کی بھی شادیاں کرانے کی کوشش کرو۔۔۔۔۔معاشرے کا یہ کام ہے کہ چاہے وہ بیوائیں ہوں، چاہے وہ غریب لوگ ہوں ان کی شادیاں کروانے کی کوشش کرو۔ اس طرح معاشرہ بہت سی قباحتوں سے پاک ہو جائے گا، محفوظ ہو جائے گا۔ بیواؤں میں سے بھی اکثر جو ایسی ہیں جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ شادی کرانے کی خواہش رکھتی ہوں، ضرورت مند ہوں اور ان میں سے ایسی بھی بہت ساری تعداد ہوتی ہے جو خاوند کی وفات کے بعد معاشی مسائل سے دوچار ہو جاتی ہے۔ معاشرے کے بعض مسائل ہیں جن سے دوچار ہوتی ہے تو ان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ان کو کوئی ٹھکانہ ملے۔ ان کو تحفظ ملے بجائے اس کے کہ وہ مستقل تکلیف اٹھاتی رہے۔ اس لئے فرمایا کہ پاک معاشرہ کے لئے بھی اور ان کے ذاتی مسائل کے حل کے لئے بھی پوری کوشش کرو کہ ان کی شادیاں کروا دو۔ تو یہ ہے حکم اللہ تعالیٰ کا جبکہ جیسا کہ مَیں نے کہا بعض معاشرے اس کو ناپسند کرتے ہیں۔ اسلامی اور احمدی معاشرہ کہلاتے ہوئے بعض لوگ ناپسند کرتے ہیں۔ تو ہر احمدی کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مقابلے میں ہماری روایات یعنی وہ جھوٹی روایات جو دوسرے مذاہب یا غیر مسلموں کے بگڑے ہوئے مذہب کا حصہ بن کر ہمارے اندر جڑ پکڑ رہی ہیں، ہمارے اندر داخل ہو رہی ہیں ان کو نکالنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ تو بیوگان کو یہ اجازت دیتا ہے کہ بیوہ ہونے کے بعد اگر کسی کا خاوند فوت ہو جائے تو اس کے بعد جو عدت کا عرصہ ہے، چار مہینے دس دن کا، وہ پورا کرکے اگر تم اپنی مرضی سے کوئی رشتہ کرلو اور شادی کرلو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ کوئی ضرورت نہیں ہے کسی سے فیصلہ لینے کی یا کسی بڑے سے پوچھنے کی۔ لیکن شرط یہ ہے کہ معروف کے مطابق رشتے طے کرو۔ معاشرے کو پتہ ہو کہ یہ شادی ہو رہی ہے تو پھر کوئی حرج نہیں۔ تو بیواؤں کو تو اپنے متعلق اپنے مستقبل کے متعلق فیصلہ کرنے کا خود اختیار دے دیا گیا ہے یا اجازت ہے اور لوگوں کو یہ کہا ہے کہ تم بلاوجہ اس میں روکیں ڈالنے کی کوشش نہ کرو اور اپنے رشتوں کا حوالہ دینے کی کوشش نہ کرو۔ اگر یہ بیواؤں کے رشتے جائز اور معروف طور پر ہو رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی اجازت دیتا ہے۔ تم پر اس کا کوئی گناہ نہیں ہے۔ تم اپنے آپ کو خاندان کا بڑا سمجھ کر یا بڑے رشتے کا حوالہ دے کر روک نہ ڈالو کہ یہ رشتہ ٹھیک نہیں ہے، نہیں ہونا چاہئے یا مناسب نہیں ہے۔ بیوہ کو خود فیصلہ کرنے کا اختیار ہے۔ تم کسی بھی قسم کی ذمہ داری سے آزاد ہو۔ اور اللہ تمہارے دل کا بھی حال جانتا ہے۔ اگر تم کسی وجہ سے نیک نیتی سے یہ روک ڈالنے یا سمجھانے کی کوشش کر رہے ہو کہ یہ رشتہ نہ ہو تو زیادہ سے زیادہ جو تمہارے دل میں ہے ظاہر کردو اس کو بتادو اور اس کے بعد پیچھے ہٹ جاؤ اور فیصلے کا اختیار اس بیوہ کے پاس رہنے دو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دل کا حال جانتا ہے اس کو تمہاری نیت کا پتہ ہے تمہارے سے بہر حال باز پرس نہیں ہوگی۔ اگر نیک نیت ہے تو نیک نیتی کا ثواب مل جائے گا۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24 دسمبر 2004ء)

☆...☆...☆

علم قرآن: حروف مُقَطَّعات کی حقیقت

(عدنان اشرف ورک)

دنیا کی ہر زبان میں کچھ حروف ایسے ہوتے ہیں جو مکمل لفظ یا جملہ کا مفہوم ادا کرتے ہیں مثلاً اردو اور عربی زبان میں (ع) مصرعہ کی علامت، قرآن کے رکوع کی علامت (ھ) ھجری سن کی علامت، (بسمل) باسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی علامت کے طور پر استعمال ہوتا ہے اسی طرح انگریزی زبان میں ایف اے، بی اے، ایم اے وغیرہ حروف کا استعمال ہوتا ہے۔ اردو زبان میں ان حروف کو مُخَفَّف انگلش میں ایبری ویئیشن اور قرآن کریم میں ان حروف کو حروف مُقَطَّعات کہتے ہیں یعنی الگ الگ کیے گئے یا لکھے گئے حروف۔ غیر احمدی علماء مثلاً مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی، مولانا ابو الاعلیٰ مودودی صاحب و دیگر لکھتے ہیں کہ حروف مقطعات کے معنی اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول جانتا ہے اور امت کو ان کے معنی بتانے سے گریز کیا گیا ہے لہذا ہمیں ان کے معنی تلاش نہیں کرنے چاہیے۔ حیرانی ہے کہ ان علماء نے یہ نتیجہ کیسے حاصل کیا حالانکہ حضور صلی علیہ وسلم اور صحابہؓ اور بعد میں آنے والوں نے ان حروف مقطعات کے معانی و مقاصد بیان کئے ہیں۔

قرآن کریم کی 29 سورتوں کے آغاز میں کل 30 حروف مقطعات ہیں جن میں سے کچھ حروف مقطعات بار بار آئے ہیں اگر ان کی تکرار کو نکال دیا جائے تو کل 14 مقطعات آئے ہیں اور ان تمام حروف مقطعات میں حروف تہجی کے بھی 14 حروف ہی استعمال کیے گئے ہیں۔ جامع ترمذی باب فضائل القرآن میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ حضور صلی وسلم نے فرمایا کہ ”جس نے قرآن کریم میں سے ایک حرف پڑھا اسے اس کے بدلے ایک نیکی دی جائے گی اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے میں نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف لام ایک حرف ہے اور میم بھی ایک حرف ہے“۔ اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سمجھایا ہے کہ حروف مقطعات کا ہر حرف کسی لفظ یا جملے یا کسی معنی کا مخفف ہے۔ عربی زبان اسقدر وسیع المعانی ہے کہ اسکے حروف تہجی اپنا الگ الگ لغوی مفہوم بھی رکھتے ہیں مثلاً قاموس میں لکھا ہے کہ الف کے معنی ہیں مرد سخی، فضائل میں یکتا اسی طرح ب کے معنی ہیں کثرت سے جماع کرنے والا اسی طرح د کا معنی ہے موٹی عورت ن کا مطلب ہے دوات، مچھلی ی کا معنی ہے بچا ہوا دودھ اسی طرح باقی حروف کے معانی ہیں۔ حروف مقطعات کا استعمال صرف قرآن کریم نے ہی نہیں کیا بلکہ عربی زبان کے خطیب اور شعراء حروف مقطعات کا استعمال اپنے کلام اور شعروں میں کرتے آئے ہیں مثلاً ایک شعر ہے (قُلْنَا قِفِي لَنَا فَقَالَتْ قَافْ) یعنی ہم نے اسے ٹھہرنے کا کہا تو اسنے کہا لو میں ٹھہر گئی۔

حروف مُقَطَّعات کی مختلف تشریحات

حروف مقطعات کی اب تک پانچ قسم کی تشریحات ہو چکی ہیں اور مزید معارف بھی نکالے جاسکتے ہیں:۔

1: اسماء الٰہیہ

حروف مقطعات کی سب سے زیادہ تشریح صفات الہیہ یا اسماء الہیہ سے کی گئی ہے یعنی حروف مقطعات میں اللہ تعالیٰ کی وہ صفات بیان کی گئی ہیں جس کا ذکر اس سورۃ میں ہونا ہوتا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں ان حروف کا اسماء الہیہ کی جزو ہونا تو قول حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کا ہے اور ابن مسعود اور بہت صحابہ اور ابن عباس کا رضوان اللہ علیہم اجمعین (حقائق الفرقان جلد اول صفحہ 25، 26) حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ مریم میں بیان شدہ مقطعات کٓھٰیٰعٓصٓ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے معنی کافٍ، ھادٍ، عَالِمٍ، او عَلِیم، صَادِق کے ہیں (فتح البیان) اسی طرح تفسیر مظہری میں لکھا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ الٓمٓ کے معنی ہیں اَنَا اللّٰہُ اَعْلَمُ۔ اسی طرح اور احادیث میں اور معانی بھی ملتے ہیں۔

2: بحساب اَبْجَدْ حروف مُقَطَّعات کے معانی

حساب ابجد کو حساب جمَّل بھی کہتے ہیں اردو میں اس کو علم الاعداد اور انگریزی میں اسکو نیمرولوجی کہا جاتا ہے یہ عدد یعنی گنتی کے علم کا نام ہے اس میں حروف تہجی کے ہر حرف کو مخصوص نمبر یا عدد دیے گئے ہیں مثلاً الف کا 1 نمبر ب کے 2 نمبر ل کے 30 نمبر میم کے 40 نمبر ق کے 100 نمبر اسی طرح اور حروف کو بھی نمبر دیے گئے ہیں اس علم پر بحث کرتے ہوئے مہذب اللغات جلد اول زیر لفظ ابجد لکھا ہے» تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ حروف سے اعداد کا منسوب ہونا اس لئے ہے کہ حروف اعداد سے ماخوذ ہیں یا بہ الفاظ دیگر اعداد کو حروف بنالیا گیا عربی حروف اور ان سے منسوب کیے جانے والے اعداد کا بغور مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ الف جس سے ایک کا عدد منسوب کیا گیا ہے اس کے لیے ایک ہی لکیر کھینچی گئی ہے (ہ) جس کی طرف پانچ کا عدد منسوب کیا گیا ہے وہی شکل ہے جو پانچ (۵) کے لئے بنائی جاتی ہے اور (و) جس سے چھ کا عدد منسوب کیا جاتا ہے پانچ اور ایک کے نشان کو ملانے سے بنا ہے (و=ا+ہ) پھر انگریزی کا 6 بھی الٹا و ہے» اس علم کو حضرت ادریس علیہ السلام جنکا زمانہ حضرت آدم علیہ السلام سے بعد کا ہے سے منسوب کیا جاتا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے یہ علم سکھایا تھا بعض کے نزدیک حضرت ادریسؑ کو درس و تدریس کی وجہ سے ادریس کہا جاتا ہے لہذا یہ بہت قدیم علم ہے اہل علم نے حروف عربی جن کی تعداد 28 ہے 8 کلموں میں جمع کر کے ان کے اعداد مقرر کیے ہیں وہ یہ ہیں: ابجد۔ ھوز۔ حطی۔ کلمن۔ سعفص۔ قرشت۔ ثخذ۔ ضظغ۔

حروف مقطعات کی تفسیر حساب ابجد سے بھی کی جاسکتی ہے اس کا ثبوت ایک حدیث سے ملتا ہے جو تفسیر اتقان میں ہے یہ ایک لمبی حدیث ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہودیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۃ بقرۃ کی آیت (الٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ) کی تلاوت کرتے ہوئے سنا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ آپ کے سلسلے کی عمر 71 سال بنتی ہے کیونکہ الٓمٓ کے اعداد 71 بنتے ہیں الف کا 1 لام کے 30 اور میم کے 40 عدد ہوتے ہیں تو کیا ہم ایسے نبی پر ایمان لائیں جس کی امت کا زمانہ صرف 71 سال ہے پھر یہودیوں کے سردار حیی بن اخطب نے پوچھا کہ کیا اس طرح کا کوئی اور کلمہ بھی اترا ہے آپؐ نے فرمایا ہاں (الٓمٓصٓ) اس نے کہا کہ یہ تو الٓمٓ سے بھی زیادہ طویل اور ثقیل ہے اور اس کے اعداد 161 سال بنتے ہیں پھر پوچھا کہ کیا کوئی اور کلمہ بھی اترا ہے آپ نے فرمایا ہاں (الٓمٓرٰ) اس نے کہا یہ تو پہلے دونوں سے زیادہ ثقیل اور طویل ہے اور اس کے اعداد 271 سال بنتے ہیں اور ان تینوں کا مجموعہ 734 سال بنتا ہے اس پر یہودیوں نے یہ کہہ کر جان چھڑوائی کہ آپ کا معاملہ ہم پر مشتبہ ہو گیا ہے یہودیوں کا حروف مقطعات سے حساب ابجد کے علم سے آنحضرت صلعم کی امت کی عمر کا پتہ لگانا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے اس طرز استدلال کا انکار نہ کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے معنی کی تصدیق کر رہے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی کتب میں حساب ابجد کو استعمال فرمایا ہے آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”اس عاجز کے ساتھ اکثر یہ عادت اللہ جاری ہے کہ وہ سبحانہ بعض اسرار اعداد حروف تہجی میں میرے پر ظاہر کر دیتا ہے“ (ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 190) مثلاً حضور علیہ السلام اپنے ایک الہام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں ”اور ابھی چند روز کا ذکر ہے کہ ایک شخص کی موت کی نسبت خدائے تعالیٰ نے اعداد تہجی میں مجھے خبر دی جس کا ماحصل یہ ہے کہ كَلْبٌ يَمُوتُ عَلَى كَلْبٍ یعنی وہ کتا ہے اور کتے کے عدد پر مرے گا جو 52 سال پر دلالت کر رہے ہیں یعنی اس کی عمر 52 سال سے تجاوز نہیں کرے گی“ (ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 190) کلب جسکا مطلب کتا ہوتا ہے میں ک کے 20 ل کے 30 اور ب کے 2 اعداد ہوتے ہیں۔ اسی طرح امت کے اولیاء مثلاً شیخ محی الدین ابن عربیؒ، شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، نعمت اللہ ولیؒ نے بھی حساب ابجد کا استعمال کیا ہے حضرت نعمت اللہ ولیؒ کا شعر ہے

غین رے سال چوں گزشت او سال بو العجب کاروبار می بینم

غ کے 1000 اور ر کے 200 سال یعنی 1200 سال بعد 13 ویں ھجری میں مہدی کی نشانیاں ظاہر ہونا شروع ہوجائیں گی۔

3: سورۃ فاتحہ کے مُخَفَّف

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ نے اپنے مضمون مقطعات قرآنی میں حروف مقطعات کا ایک مطلب یہ بیان کیا ہے کہ یہ حروف سورۃ فاتحہ کے مخفف حروف ہیں آپؓ فرماتے ہیں ”یہ ایک بالکل نئی بات میرے دل میں پڑی کہ قرآنی مقطعات دراصل سورۃ فاتحہ کے ہی ٹکڑے ہیں اور ان کی یہی اصلیت ہے۔۔۔ تو اس طرح سے فاتحہ کی آیات یا الفاظ مختصر کر کے قرآن مجید کی بہت سی سورتوں پر لکھے گئے ہیں تا کہ پڑھنے والا یہ سمجھ لے کہ فاتحہ کی فلاں آیت کی تفسیر اس سورت میں بیان کی گئی ہے سو یہ ہے اصلیت ان مقطعات کی“ (مضامین حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل جلد اول 357) مثلاً الٓمٓ کے الف سے مراد اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ل سے مراد ضَآلِّين اور م سے مراد مَغْضُوب عَلَيْهِمْ ہے اسی طرح طٰسٓمٓ سے مراد صِرَاط مُسْتَقِيم ہے آپ سورۃ فاتحہ کے مخفف کے اصول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ”اور چونکہ ہر حرف کسی لفظ یا آیت کا اختصار ہے دوسرے حروف کا پابند نہیں ہے اس لیے بارعایت روانی تلاوت وترتیل آگے پیچھے ہوسکتا ہے۔۔۔ اسی طرح یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جس طرح ایک ہی مقطعہ دو مختلف معنی دے سکتا ہے اسی طرح ایک آیت یا ایک لفظ کے لئے موقع و محل کے لحاظ سے الگ الگ کئی مقطعات بن سکتے ہیں“ (مضامین حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل جلد اول صفحہ 372) مثلاً الٓمٓ کے الف سے الحمد، الرحمان، الرحیم، اِیَّاک، اِھْدِنا اور اسی طرح لام سے مالک اور ضالین کیطرف اشارہ جاسکتا ہے اسکی تعیین کرنے کے متعلق آپؓ فرماتے ہیں ”چنانچہ مثلاً الٓمٓ سے کئی آیات یا الفاظ کی طرف اشارہ نکل سکتا ہے اس کے بعد آپ کو وہ سورۃ یا سورتیں پڑھنی چاہیے جن کے سر پر الٓمٓ لکھا ہو پھر جو مضامین بکثرت مرکزی طور پر اس سورۃ میں بیان ہوں ان کے مناسب

بقیہ صفحہ 7 پر

قسط دوم

خلافت خامسہ میں امن عالم کے لئے جماعت احمدیہ کی مساعی

(پروفیسر مجید احمد بشیر)

خلافت خامسہ کے آغاز سے ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نگرانی میں امن عالم کے لئے کوششیں شروع کر دی گئی تھیں۔ ان کو 10 حصوں میں تقسیم کیا جاسکتاہے۔ اس مضمون کے حصہ اول میں آپ چار حصوں کا ذکر پڑھ چکے ہیں۔ اب باقی حصے پیش ہیں۔

(5) خدمت انسانیت

جماعت احمدیہ کا قیام 1889ء میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے قادیان میں فرمایا تھا، جو کہ ہندوستان کا ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ آپ نے اپنے آنے کی غرض یہ بیان فرمائی کہ دنیا کو امن اور برادرانہ یکجہتی کے ساتھ تحفّظ اور اسلام کی عالمگیر تعلیمات سے روشناس کروایا جائے۔ اس جماعت کے ماننے والے یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ دنیا کے دلوں کو اپنے احسن نمونہ اور تبادلہ خیال کے ساتھ مضبوط دلائل دے کر اور اسلام کی حسین تعلیمات سے قائل کر کے ہی جیتا جا سکتا ہے۔ جماعت کے افراد اپنے آپ کو خدمت مخلوق خدا میں اکثر مصروف رکھتے ہیں۔

اس وقت دنیا میں 55ہسپتال، 15 کالج ، 350سکول اور بے شمار ڈسپنسر یاں اور کلینک دکھی انسانیت کی خدمت میں مصروف ہیں۔ بے شمار اساتذہ، ڈاکٹرز اور نرسیں اور رضا کار بغیر رنگ ونسل کی تمیز کے انسانیت کی خدمت میں مصروف ہیں۔

ہیومینٹی فرسٹ جماعت کا ایک فلاحی ادارہ ہے جو دنیا میں جہاں بھی مصائب ہوں خدمات انجام دیتا ہے۔ بوسنیا، انڈونیشیا، پاکستان، سری لنکا غرض جہاں بھی ضرورت پڑی یہ امداد کے لئے پہنچے ہیں۔

حضرت امیرالمومنین کی ہدایات کی روشنی میں جماعت کے رضا کار غریب ممالک میں بجلی، پانی اور صاف رہن سہن مہیا کرنے کے منصوبوں پر دور دراز کے علاقوں میں کام کر رہے ہیں۔

جماعت کا نصب العین جس کے تحت تمام احمدی زندگی گزارنے کی کوشش کرتے ہیں وہ ہے

’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘۔

(الفضل انٹرنیشنل 24اپریل2009ء صفحہ 16)

(6) دورہ جات وخطابات

دنیامیں امن کے قیام کے لئے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کی گئی کوششوں میں ایک بہت بڑا حصہ آپ کے مختلف ممالک کے دورہ جات ہیں۔ ان دوروں میں حضورانور نے سربراہان مملکت سے ملاقاتوں، حکومتی وزراء، ممبران پارلیمنٹ، کونسلرز، میئرز، ڈاکٹرز، پروفیسرز، وکلاء اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے معززین کے ساتھ ملاقاتوں کے ذریعہ اسلامی تعلیم کے مطابق امن کا پیغام پہنچایا۔ دنیا کی موجودہ صورت حال، عالمی معیشت، ماحولیاتی آلودگی، دہشتگردی کے سدّباب اور عالمی امن کے قیام جیسے موضوع زیر بحث رہے۔ حضورانور کے اعزاز میں استقبالیہ تقاریب میں حضورانور نے اپنے خطابات میں اسلام کی پُرامن تعلیمات کا خوبصورت تذکرہ فرمایا۔ دوسرے ان دورہ جات میں دنیا کے کئی ممالک میں پارلیمنٹس سے حضور انور کے خطابات بھی شامل ہیں۔ ذیل میں ان میں سے چند کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

i. برطانوی پارلیمنٹ ،ہاوسز آف پارلیمنٹ (Houses Of Parliament) میں تاریخی خطاب۔

22اکتوبر 2008ء کو صد سالہ خلافت جوبلی کے سلسلہ میں علاقہ پٹنی کی ممبر آف پارلیمنٹ نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ہاؤسز آف پارلیمنٹ میں ایک تقریب منعقد کی۔ جس میں دونوں ایوانوں سے آئے ہوئے 30 سے زائد ممبران پارلیمنٹ ، حکومتی وزراء، مختلف ملکوں کے سفراء اور دیگر معززین سے حالات حاضرہ کے تناظر میں نہایت پُر حکمت اور بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ جسٹین گریننگ ایم پی اور وزارت خارجہ کی منسٹر Gillian Merron نے استقبالیہ ایڈریسز دیئے۔

(رپورٹ مرتبہ حامدہ سنوری فاروقی۔لندن از الفضل انٹرنیشنل 2جنوری 2009 صفحہ 16)

ii. یورپین پارلیمنٹ میں پہلی دفعہ جماعت احمدیہ کے متعلق ایک پُرشکوہ تقریب

جماعت احمدیہ کی بنیاد حضرت مسیح موعودؑ نے اللہ تعالیٰ سے حکم پا کر 1989ء میں رکھی۔ ابتدا میں ہندوستان کے چند پاک نفس لوگوں نے جماعت احمدیہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ 100سال پہلے کون کہہ سکتا تھا کہ ایک دن مسیح موعود کی جماعت کے لوگ یورپین پارلیمنٹ ہاؤس کی عظیم الشان اور باوقار عمارت میں بیٹھ کر اسلام احمدیت کا ذکر کر رہے ہوں گے۔ اور اس ذکر میں مغربی اقوام کی چنیدہ اور نہایت اہم شخصیات جماعت احمدیہ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کریں گی۔

20 ستمبر 2011ء بروز منگل شام پانچ بجے یورپین پارلیمنٹ برسلز (بیلجیم) کے وسیع ہال (Room PHS3C50) میں اس پُرشکوہ تقریب کا انعقاد ہوا جس میں 80سے زائد یورپین پارلیمنٹ کے ممبران، سفارتی شخصیات، اعلیٰ علمی شخصیات اور صحافی حضرات کے علاوہ 16ممالک کے غیر از جماعت مہمان شریک ہوئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا جس میں حضور انور نے فرمایا کہ دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے انسان کو لازماً خدا کی طرف رجوع کرنا پڑے گا اور یہی تمام مسائل کا حل ہے۔ اس تقریب کی صدارت Dr. Charles Tannock ممبر یورپین پارلیمنٹ از UK نے کی۔

(رپورٹ مرتبہ نسیم احمد باجوہ مبلغ سلسلہ یوکے از الفضل انٹرنیشنل 28اکتوبر 2011ء صفحہ 16)

iii. کیپیٹل ہل واشنگٹن ڈی سی (27جون2012ء)

27جون 2012ء کو کیپیٹل ہل (CAPITOL HILL) واشنگٹن ڈی سی میں ایک تاریخی واقعہ رونما ہوا۔ امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اہم اراکین کانگریس وسینٹ، سفیروں، وائٹ ہاؤس اور سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے سٹاف، غیر سرکاری تنظیموں کے رہنماؤں، مذہبی قائدین، اساتذہ کرام، مشیروں، سفارتی نمائندوں، تھنک ٹینک اور پینٹا گون کے نمائندوں اور میڈیا کے افراد سے خطاب فرمایا۔

یہ اپنی نوعیت کا پہلا اجلاس تھا جس نے ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے بعض با اثر ترین سیاست دانوں بشمول ایوان نمائندگان میں ڈیمو کریٹک لیڈر نینسی پیلوسی (Nancy Pelosi) کو یہ موقع فراہم کیا کہ وہ براہ راست اسلام کے پیغام کو سن سکیں۔ اس تقریب کے بعد حضرت صاحب کو کیپٹل ہل کی عمارت کا دورہ کروایا گیا۔ بعد ازاں آپ کو پورے اہتمام سے ایوان نمائندگان میں لے جایا گیا۔ جہاں آپ کے دورہ امریکہ کے احترام میں ایک قرارداد پیش کی گئی۔ یہ قرارداد House Resolution No 709 تھا۔ یہ ریزولیوشن بہت اہمیت کا حامل ہوتا ہے اور امریکی کانگریس کی طرف سے انتہائی عزت افزائی خیال کیا جاتا ہے۔

اس قرارداد کے ذریعہ حضور انور ایدہ اللہ کو ان کی واشنگٹن آمد پر خوش آمدید کہا گیا اور امن عالم، انصاف، عدم تشدد، حقوق انسانی، مذہبی آزادی اور جمہوریت سے ان کی وابستگی کو سراہا گیا۔ پنسلوانیا سے سینیٹر رابرٹ کیسی (Robert Casey) نے حضور انور کی عظیم قیادت نیز آپ کی امن، برداشت اور انصاف کے لئے دلی وابستگی پر آپ کو خراج تحسین پیش کیا۔

حضور انور نے اپنے خطاب میں قیام امن کے متعلق اسلامی نقطہ نظر پیش فرمایا۔ آپ نے دنیا کو امن کا راستہ بتاتے ہوئے انصاف پر مبنی بین الاقوامی تعلقات پر زور دیا۔

(The World Crises and The Pathway to Peace p.63)

iv. یورپین پارلیمنٹ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استقلال کی نہایت اہم تقریب اور تاریخی خطاب

4دسمبر 2012ء کو حضور انور ایدہ اللہ یورپین پارلیمنٹ برسلز بیلجیم تشریف لے گئے۔ پروٹو کول روم نمبر 1میں برطانیہ، ناروے، سپین، آئرلینڈ اور سوئٹزرلینڈ سے تعلق رکھنے والے بعض اہم افراد کی حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقاتیں ہوئیں اور باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو ہوئی۔

پارلیمنٹ ممبران سے حضور انور نے اپنے تاریخی انتخاب میں فرمایا کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ ہر مذہب خدا کی طرف سے ہے۔ اگر ہر مذہب اپنے خدا کی طرف بلائے اور خدا کے پیغام پر عمل کرے تو ساری دنیا میں امن ہوسکتا ہے۔ آپ نے پارلیمنٹ کو بتایا کہ آپ نے بحیثیت خلیفۃ المسیح مختلف سربراہان مملکت کو امن کے قیام کے لئے خطوط لکھے ہیں۔ پوپ کو بھی خط لکھا ہے۔ آنریبل Dr. Charles Tannock ممبر یورپین پارلیمنٹ آج کی اس تقریب کے میزبان تھے۔

حضور انور کے خطاب سے قبل مختلف ممبران پارلیمنٹ نے اپنے ایڈریسز میں جماعت احمدیہ کی امن پسندی اور عالمی سطح پر امن کے قیام کے لئے مساعی پر خراج تحسین پیش کیا۔ یورپین پارلیمنٹ کے پریس روم میں حضور انور نے پریس کانفرنس سے بھی خطاب فرمایا جس میں مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے پریس اور میڈیا کے نمائندوں نے شرکت کی. برطانیہ کے MEP، Hon. Claude Moraes کی طرف سے حضور انور کے اعزاز میں تقریب ظہرانہ منعقد ہوئی۔

(تفصیل کے لئے دیکھیں الفضل انٹرنیشنل 28دسمبر 2012ء صفحہ 12۔15، The World Crises and The Pathway to Peace p.93، The Review of Religions, ebruary 2013, Vol 108-Issue II, p64)

(7) مساجد کی تعمیر کے ذریعہ قیام امن

تاریخ اسلام پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مساجد کی تعمیر پر شروع

اسلام سے ہی زور دیا جاتا رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا تھا جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو وعدہ دیا تھا کہ

''...... کیا ہم نے ہر یک بات میں تیرے لئے آسانی نہیں کی کہ تجھ کو بیت الفکر اور بیت الذکر عطا کیا۔ اور جو شخص بیت الذکر میں باخلاص و قصد تعبد و صحت نیت وحسن ایمان داخل ہوگا وہ سوء خاتمہ سے امن میں آجائے گا........

بیت الذکر سے مراد وہ مسجد ہے کہ جو اس چوبارہ کے پہلو میں بنائی گئی ہے اور آخری فقرہ مذکورہ بالا اسی مسجد کی صفت میں بیان فرمایا ہے م س کے حروف سے بنائے مسجد کی تعریف بھی نکلتی ہے اور وہ یہ ہے۔ مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیہ۔ یعنی یہ مسجد برکت دہندہ اور برکت یافتہ ہے اور ہر یک امر مبارک اس میں کیا جائے گا۔ پھر بعد اس کے اس عاجز کی نسبت فرمایا۔ رفعت و جعلت مبارکا۔ تو اونچا کیا گیا اور مبارک بنایا گیا۔ والذین اٰمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولٰئک لھم الامن و ھم مھتدون۔ یعنی وہ لوگ جو ان برکات وانوار پر ایمان لائیں گے کہ جو تجھ کو خدائے تعالیٰ نے عطا کئے ہیں اور ایمان ان کا خالص اور وفاداری سے ہوگا تو ضلالت کی راہوں سے امن میں آجائیں گے اور وہی ہیں جو خدا کے نزدیک ہدایت یافتہ ہیں۔''

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ 559،از روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 667)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بارہا مختلف مقامات پر مختلف ممالک کے دورہ جات کے دوران مساجد کے سنگ بنیاد اور افتتاح کی تقاریب میں حضرت مسیح موعود کا یہ پیغام بنفس نفیس پہنچایا ہے۔ خاکسار یہاں پر حضور انور کے چند ارشادات پیش کرتا ہے:

''مساجد بھی اسی طرح اللہ کا گھر ہیں اور عبادت کے لئے بنائی جاتی ہیں۔ یہاں سے بھی امن کا پیغام دنیا کو پہنچتا ہے اور پہنچنا چاہیے اور مساجد کی یہی حقیقی روح ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 6 جولائی 2007ء بحوالہ خطبات مسرور جلد پنجم صفحہ 285)

''یاد رکھیں کہ دوسروں کی توجہ اپنی طرف کھینچنے کا بہت بڑا ذریعہ مسجدیں بھی ہیں ...... تبلیغ بھی کریں اور اس کے ساتھ ساتھ مسجدیں بناتے چلے جائیں ..... ان کے میناروں سے جب اللہ تعالیٰ کی توحید کی آواز گونجے گی اور آپ لوگوں کے عمل اور عبادتوں کے معیار بڑھیں گے تو یقیناً ان لوگوں کی غلط فہمیاں بھی دور ہوں گی ...... ان کو بھی پتہ چلے گا ..... کہ یہ تو حسن پھیلانے والا اور امن پھیلانے والا مذہب ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 جنوری 2007ء بحوالہ خطبات مسرور جلد پنجم صفحہ 5)

مساجد کے افتتاح اور سنگ بنیاد کی ان تقاریب میں وزراء، حکومتی نمائندگان کے علاوہ علاقہ کی معزز شخصیات بھی شرکت کرتی ہیں۔ میڈیا پر اس کی تشہیر کی جاتی ہے۔ اس طرح مساجد کی تعمیر کے ذریعہ امن کا پیغام تمام دنیا تک پہنچتا ہے۔

i. مسجد بیت الفتوح لندن کا افتتاح: مورخہ 3 اکتوبر 2003ء

مسجد بیت الفتوح لندن کے علاقہ مورڈن میں واقع ہے۔ یہ مغربی یورپ کی سب سے بڑی مسجد ہے۔ برطانیہ میں چھپنے والے ایک اخبار کے مطابق اس مسجد کی عمارت کا شمار یورپ کی 50 جدید عمارات میں ہوتا ہے۔ (خلافت جوبلی سوونیئر۔ جماعت احمدیہ برطانیہ صفحہ 223) اس مسجد کا افتتاح 3 اکتوبر 2003ء کو نماز جمعہ کی ادائیگی کے ساتھ حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا۔ افتتاح کی مناسبت سے 11 اکتوبر 2003ء کو طاہر ہال میں ایک خصوصی تقریب منعقد ہوئی جس میں 600 سے زائد مہمانوں نے شرکت کی۔ اس تقریب میں 44 ممالک سے بطور خاص تشریف لانے والے نمائندگان کے علاوہ 17 ممالک کے ہائی کمشنرز اور سفیر صاحبان، برطانیہ اور کینیڈا کے ممبران پارلیمنٹ، یورپی یونین کے ممبران پارلیمنٹ، گھانا کے ڈپٹی وزیر انرجی، لارڈ ایوبری، لبرل ڈیموکریٹ پارٹی کے ڈپٹی لیڈر، لندن کے مختلف علاقوں کے میئر صاحبان نیز کرائیڈن اور لیمنگٹن سپا کے میئر صاحبان بھی موجود تھے۔

اس خصوصی تقریب کے شرکاء سے حضور انور نے خطاب فرمایا۔ حاضرین میں سے مرٹن بورو کی میئر Maxine Martin، Roger Cascle، MP، کینیڈا کے ممبر پارلیمنٹ Jim Karygiannis، ممبر پارلیمنٹ برطانیہ Dominique Greaves، لارڈ ایوبری اور امیر جماعت احمدیہ UK نے بھی خطاب کیا۔ مسجد بیت الفتوح کی خبریں دنیا بھر کے 146 اخبارات، نیوز ایجنسیوں، ٹی وی اور ریڈیو نے نشر کیں۔

(رپورٹ رشید احمد چوہدری، پریس سیکرٹری از الفضل انٹرنیشنل 14 نومبر 2003ء)

ii. مسجد بیت النور کیلگری کینیڈا کا افتتاح:

مسجد بیت النور کیلگری کینیڈا کو افتتاح کے موقع پر وزیر اعظم کینیڈا Hon.Stephen Harper کے علاوہ Dr.Stephane Dion لیڈر آف لبرل پارٹی و اپوزیشن لیڈر، 9 شہروں کے میئرز، 11 فیڈرل ممبر پارلیمنٹ، 5 صوبائی وزراء، 13 کونسلرز، 9 ڈپلومیٹس، 11 جج حضرات اور مختلف کالجز اور یونیورسٹیز کے پرنسپلز، پروفیسرز، اساتذہ اور وکلاء حضرات اور RCMP (فیڈرل پولیس) کے آفیسرز اور زندگی کے دیگر مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی اہم شخصیات ایک بڑی تعداد میں شامل ہوئیں۔

iii. بہادر چیمپئن

وزیر اعظم کینیڈا نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ یہ مسجد کینیڈا کی سب سے بڑی مسجد ہے۔ دنیا میں جہاں کہیں بھی احمدی بستے ہیں امن و آشتی کے ساتھ ان علاقوں میں سکون کی زندگی گزارتے ہیں۔ یہ جماعت Pluralism کی بہترین مثال ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ ہم حضرت اقدس کو آزادی مذہب کا پرچارک ہونے کا ایک بہادر چیمپئن قرار دیتے ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 19 ستمبر 2008ء صفحہ 11)

اس بہادر چیمپئن سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں فرمایا:

''احمدیت کے سو سال سے زیادہ کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ ہماری مساجد کے مینار وہ نور کے مینار ہیں جہاں سے صرف محبت، امن اور حفاظت کی کرنیں پھوٹتی ہیں۔''

(الفضل انٹرنیشنل 26 ستمبر 2008ء صفحہ 16)

iv. مسجد خدیجہ برلن جرمنی کا افتتاح: 17 اکتوبر 2008ء

''میں نے مسجد دیکھی اور خلیفہ کا خطبہ سنا ہے۔ آج میری زندگی میں سب سے زیادہ خوشی کا دن ہے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے خلیفہ کو دیکھا ہے اور پھر بات بھی کی ہے۔ میرے کانوں نے خلیفہ کی آواز سن لی ہے۔ اب میں کسی وقت بھی مر جاؤں لیکن یہ خوشی میرے ساتھ رہے گی۔''

(مسجد خدیجہ کے موقع پر ایک 76 سالہ خاتون کے حضور انور سے ملاقات کے بعد دلی تاثرات۔ الفضل انٹرنیشنل 12 دسمبر 2008ء ص 1)

مسجد خدیجہ برلن کی افتتاحی تقریب کو دنیا بھر کے الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا نے غیر معمولی طور پر کوریج دی۔

v. مسجد المہدی بریڈفورڈ UK کا افتتاح: 7 نومبر 2008ء

''جماعت احمدیہ ایک جماعت کی حیثیت سے ہمیشہ امن، پیار اور محبت کا پیغام پھیلاتی ہے۔ یہ مسجد ہمیشہ نیک کاموں کے لئے روشنی کا گھر رہے گی۔ یہاں سے ہمیشہ محبت، پیار، صلح اور خیر کا پیغام جائے گا۔''

(تقریب عشائیہ میں حضور انور کا نہایت پُرمغز اور جامع خطاب۔ الفضل انٹرنیشنل 12 دسمبر 2008ء صفحہ 16)

تقریب عشائیہ میں ڈپٹی لارڈ میئر بریڈفورڈ، ممبران پارلیمنٹ، مختلف مذاہب کے نمائندگان، ڈاکٹرز، پروفیسرز، وکلاء و دیگر متعدد سرکاری و غیر سرکاری شخصیات نے شمولیت کی اور جماعت کی قیام امن کی کوششوں کو سراہا۔ بریڈفورڈ کے ممبر پارلیمنٹ نے جماعت کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ: ''آج اس تاریکی کے دور میں جماعت احمدیہ روشنی کی طرح ہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 12 دسمبر 2008ء صفحہ 16)

بریڈفورڈ کے ڈپٹی لارڈ میئر نے کہا کہ: ''بریڈفورڈ میں جماعت احمدیہ کا بہت مثبت کردار رہا ہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 12 دسمبر 2008ء صفحہ 16)

vi. مسجد بیت الرحمان ویلنسیا (سپین) کا افتتاح: 29 مارچ 2013ء

آج جماعت کا 200 سے زائد ممالک میں قیام ہو چکا ہے۔ ہم جہاں بھی جاتے ہیں وہاں ''محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں'' کا پیغام پھیلاتے ہیں۔ (الفضل انٹرنیشنل 03 مئی 2013ء (مسجد بیت الرحمان کے افتتاح کے موقع پر استقبالیہ تقریب میں حضور انور کا خطاب)

اس کے علاوہ حضور انور نے براعظم افریقہ، امریکہ، یورپ، ایشیاء، آسٹریلیا اور مشرق بعید کے اپنے دورہ جات میں سینکڑوں مساجد کا بنفس نفیس افتتاح فرمایا جن میں سے کچھ کا ذکر دورہ جات کے باب میں کیا جا چکا ہے۔

vii. مسجد مبارک قادیان (1883) سے مسجد مبارک ابوجا نائیجیریا (2008) تک کا سفر:

مسجد مبارک قادیان وہ پہلی احمدیہ مسلم مسجد تھی جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1883ء میں تعمیر کروایا تھا۔ اس سلسلہ میں آپؑ کو کئی الہام بھی ہوئے۔ مبارک و مبارک و کل امر مبارک یجعل فیہ انہیں میں سے ایک تھا۔

اس واقعہ کے 125 سال بعد 29 اپریل 2008ء کو آپؑ کے پانچویں مظہر سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے نائیجیریا کے شہر ابوجا میں انتہائی خوبصورت مسجد کا افتتاح فرمایا جس کا نام مسجد مبارک رکھا گیا۔ یہ خلافت جوبلی سے قبل آخری مسجد تھی جس کا حضور انور نے افتتاح فرمایا۔

برطانیہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے 1913 میں پہلے مبلغ اسلام حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحبؓ کو بھجوایا اسی وقت سے مسجد کے حصول کے لئے کوشش شروع ہوگئی۔ چنانچہ 1924 میں مسجد فضل کا سنگ بنیاد حضرت مصلح موعودؓ نے ہندوستان سے انگلستان تشریف لا کر خصوصی دعاؤں کے ساتھ اپنے دست مبارک سے رکھا اور یہ اتنی بڑی خبر تھی کہ سارے انگلستان اور یورپ کے بڑے بڑے سب اخبارات نے اسے شہ سرخیوں کے ساتھ شائع کیا کیونکہ اس ذریعہ سے مغربی ممالک میں تبلیغ اسلام کی ایک بہت مؤثر مہم کا آغاز کر دیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کام میں اس قدر برکت دی کہ آج برطانیہ میں جماعت احمدیہ کی 33 مساجد میں

بقیہ صفحہ 7 پر

بقیہ: حروف مقطّعات کی حقیقت ... از صفحہ 4

حال آپ مقطعات کے حروف کے معنی لے کر کہہ سکتے ہیں کہ یہ مقطعہ فاتحہ کی فلاں آیت کا مقطعہ ہے۔‘‘

(مضامین حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل جلد اول صفحہ 3 تا 77)

4: مقطعات اور سورۃ فاتحہ میں بحساب ابجد مطابقت

آپؓ کے اس مضمون پر ایک بزرگ عالم مولانا ظفر محمد ظفر سابق پروفیسر جامعہ محمدیہ نے اپنی کتاب معجزات القرآن مقطعات کے اعداد اور سورہ فاتحہ کے اعداد سے ایک یقینی تطبیق کر کے دکھائی ہے یہ ایک ثقیل مضمون ہے جسکی تفصیل میں چھوڑتا ہوں۔

5: مقطّعات اور حضرت مصلح موعودؓ

مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب بہاولپور فاضل نے ایک مضمون لکھا جس میں آپ نے ثابت کیا کہ مقطعہ کٓھٰیٰعٓصٓ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر موجود ہے سب سے پہلے اس بات کا انکشاف حضرت مولانا شیر علی صاحب کی ایک روایت سے ہوا جس میں حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کٓھٰیٰعٓصٓ میں میرا ذکر ہے ’’اس پر آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ اللہ اس بات کی حقیقت مجھ پر کھول دے تا کہ اطمینان قلب حاصل ہو۔ آگے لکھتے ہیں کہ ’’بعد میں جب خاکسار نے الفاظ پر غور کرنا شروع کیا تو میرے دل میں ڈالا گیا کہ اس میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الہامی ناموں کا تذکرہ ہے بایں طور کہ: ك سے مراد کلمۃ اللہ، کلمۃ العزیز ہ سے مراد ھذا یوم مبارک ی سے مراد یحیٰ، یوسف۔۔۔ ع سے مراد عالم کباب، عمانوئیل ص سے مراد صیّب من السماء‘‘ پھر آپ فرماتے ہیں کہ جب میں نے ان حروف پر بحساب ابجد غور کرنا شروع کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری رہنمائی فرمائی کہ ان حروف میں حضرت مصلح موعود علیہ السلام کی زندگی کے واقعات کی طرف بھی اشارہ ہے مثلاً کٓھٰیٰعٓصٓ میں ك کے 20 عدد بنتے ہیں 1909ء جب حضرت مصلح موعود کی عمر 20 سال تھی اس سن میں آپؓ کو رؤیا میں اپنی خلافت کے عہد میں پیش آنے والے فتنے کا انجام دکھایا گیا کہ اس فتنے کی آگ بھڑکنے سے (عمائدین جماعت میں سے) بعض شہتیر جل کر راکھ ہو گئے (الحکم خلافت جوبلی نمبر صفحہ 29) پھر ك اور ہ کے عدد 25 بنتے ہیں 1914ء میں جب آپؓ کی عمر 25 سال تھی اس سن میں حضور سریر آرائے مسند خلافت ہوئے اسی طرح اور واقعات کی طرف اشارے ملتے ہیں مندرجہ بالا تفاسیر کے علاوہ حروف مقطعات کی اور بھی تفاسیر ہوسکتی ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے پاک بندوں پر حسب منشاء کھولتا رہے گا۔ لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الۡمُطَہَّرُوۡنَ۔

اس مضمون کو لکھنے کے لیے جب کتابوں کی تلاش شروع کی تو خاکسار کو جماعتی ویب سائٹ پر مکرم مقصود احمد منصور صاحب کا مقالہ ملا جس میں انہوں نے حروف مقطعات کی حقیقت اور ان کی جماعتی تفاسیر کو بڑی محنت کے ساتھ اکٹھا کیا ہے خاکسار نے اختصار کے ساتھ حروف مقطعات کی تفسیری حقیقت کو بیان کیا ہے تفصیلی مطالعے کے لیے مذکورہ مقالہ کا مطالعہ فرمائیں۔

☆...☆...☆

بقیہ: قرآن کریم کی ایک جغرافیائی صداقت ... از صفحہ 8

نے اپریل 1973ء میں میجر محمد ایوب کی قرار داد کے ذریعہ مظفر آبادی آسمبلی سے نے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ بعد ازاں 1974ء میں مسیح محمدی کے غلاموں کے لئے آزاد کشمیر کی سرزمین کربلا بنادی گئی۔ اس خونچکاں پُرفتن اور پُرآشوب سال جن احمدی جماعتوں پر حشر بپا کیا گیا ان میں سے بعض شہروں کے نام یہ ہیں۔

مظفر آباد، باغ، تراڑکھل، کوٹلی، بھمبر، دولیاں جٹاں، بھابڑہ، گوئی، چکار، خلیل آباد، میرا بھڑکاں، درّہ شیر خاں (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو روزنامچہ 1974ء ناشر جناب افضال ربانی۔ یا سر منصور احمد صاحب معرفت ہفت روزہ لاہور عقب ہائی کورٹ لاہور، اشاعت جون 2001ء)۔

یہ بھی تو غنیمت ہے کہ ہر ظلم کی تکمیل
غیروں سے جو ہوتی تھی وہ یاروں سے ہوئی ہے

(شاعر احمدیت حضرت ثاقب زیروی)

1974ء کے بعد فتنہ بظاہر دب گیا مگر اندر ہی اندر سلگتا رہا۔ اسی ماحول میں 13/ اگست 1979ء کو کوٹلی کے ایک خاموش طبع فرشتہ سیرت اور نافع الناس بزرگ علم الدین صاحب دن دھاڑے خنجر سے شہید کر دیئے گئے۔ ریاستی احمدیوں نے صبر تحمل کی ایک نئی تاریخ رقم کی اور بزبان حال یہ کہتے ہوئے اپنی سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کر دیا۔

اور بھی دور فلک ہیں ابھی آنے والے
ناز اتنا نہ کریں ہم کو ستانے والے

آیت قرآنی میں ایک سر بستہ راز اسیروں کے رستگار اور کشمیر کمیٹی کے صدر حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی نے 22/ جنوری 1932ء کے خطبہ میں احمدیوں کو خاص تحریک فرمائی کہ مسلمانان کشمیر کی مال اور دعاؤں سے مدد کریں۔ اس خطبہ میں حضور نے آزادی کشمیر کی پیشگوئی کرتے ہوئے فرمایا۔

’’کشمیر کے مسلمان یقیناً غلام ہیں اور ان کی حالت دیکھنے کے بعد بھی جو یہ کہتا ہے کہ ان کو کس قسم کے انسانی حقوق حاصل ہیں وہ یا تو پاگل ہے اور یا اوّل درجہ کا جھوٹا اور مکار، ان لوگوں کو خدا تعالیٰ نے بہترین دماغ دیئے ہیں اور اُن کے ملک کو دنیا کی جنت بنایا ہے مگر ظالموں نے بہترین دماغوں کو جانوروں سے بدتر اور انسانی ہاتھوں نے اس بہشت کو دوزخ بنا دیا ہے اس لئے وہ اب چاہتا ہے کہ جسے اس نے پھول بنایا ہے وہ پھول ہی رہے اور کوئی ریاست اور حکومت اسے کانٹا نہیں بنا سکتی۔ روپیہ چالاکی مخفی تدبیریں اور پروپیگنڈا کسی ذریعہ سے بھی اسے کانٹا نہیں بنایا جاسکتا۔ چونکہ خدا تعالیٰ کا منشایہ ہے اس لئے کشمیر ضرور آزاد ہوگا اور اس کے رہنے والوں کو ضرور ترقی کا موقع دیا جائے گا۔‘‘

(الفضل 31 جنوری 1932ء صفحہ 7)

اخدا کے خلیفہ موعود کی اس عظیم الشان پیشگوئی کی روشنی میں آیت ’’ذات قرار ومعین‘‘ میں یہ راز پوشیدہ معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ امن عالم کے قیام میں سری نگر کو ایک اہم رول ادا کرنے کی توفیق پائے گا اور علوم وفنون کا سرچشمہ ثابت ہوگا۔ خدا کرے یہ روحانی و علمی انقلاب ہم اپنی آنکھوں سے بہت جلد مشاہدہ کرسکیں۔

ہم تہی دست ترے در پہ چلے آئے ہیں
لطف سے اپنے عطا کر ید بیضا ہم کو

☆...☆...☆

بقیہ: خلافتِ خامسہ میں امن کی مساعی...... از صفحہ 6

نمازیں ادا ہو رہی ہیں اور ایک مسجد کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا ہے۔ ان میں سے 15 مساجد کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک اور خصوصی دعاؤں کے ساتھ فرمایا۔

اور اس وقت جبکہ جماعت احمدیہ کو قائم ہوئے 130 سال ہو چکے ہیں، جولائی 2013ء تک پاکستان کے علاوہ جماعت احمدیہ کو کل 16787 مساجد خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرنے کی توفیق ملی جس کی تفصیل حسب ذیل ہے: صرف خلافت خامسہ کے پہلے دس سال میں (2003-2013ء) محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے 3528 مساجد ملیں جن میں تقریباً 2000 سے زائد بنی بنائی مساجد، ان میں سے بعض ان کے اماموں کے ساتھ ملیں۔

(یہ معلومات حضور انور ایدہ اللہ کے 2003ء سے 2013ء کے جلسہ ہائے سالانہ کے دوسرے روز کے خطابات سے اخذ کی گئی ہیں۔)

اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہر دورہ کے موقع پر ہی دنیا کے کئی ممالک میں کئی مسجد کا افتتاح ہو رہا ہوتا ہے۔

☆...☆...(باقی آئندہ۔ ان شاء اللہ)...☆...☆

آج کی دعا

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ، وَرَبَّ الْاَرَضِينَ وَمَا أَقَلَّتْ، وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضَلَّتْ، كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيعًا أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَنْ يَبْغِيَ، عَزَّ جَارُكَ، وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

(ترمذی کتاب الدعوات)

ترجمہ: اے اللہ! سات آسمانوں اور انکے زیر سایہ ہر چیز کے رب! اور زمینوں اور ان کے اوپر جو کچھ آباد ہے اس کے ربّ! شیاطین اور ان کے گمراہ کردہ وجودوں کے رب! تو اپنی تمام مخلوق کے شر سے میری پناہ گاہ بن جا کہ کوئی مجھ پر زیادتی یا سرکشی نہ کرے۔ تیری پناہ عزت والی ہے اور تیری تعریف بلند ہے۔ اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہاں کوئی معبود نہیں مگر تو۔

یہ پیارے رسول کریم ﷺ کی رات کو نیند نہ آنے کے وقت کی دعا ہے۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بے خوابی کی شکایت کی۔ آنحضور ﷺ نے انہیں رات کو پڑھنے کے لئے یہ دعا سکھلائی۔

(مرسلہ: قدسیہ محمود سردار)

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

قرآن مجید کی ایک جغرافیائی صداقت کا خارق عادت ظہور

(مولانا دوست محمد صاحب شاہد)

ہمارے نبی اور نبیوں کے سرتاج محمد مصطفی ﷺ ایسے زمانے میں مبعوث ہوئے جب روما کی عیسائی سلطنت دنیا کی ایرانی حکومت کے متوازی مغرب کی سب سے بڑی طاقت تسلیم کی جاتی تھی جس کا سرکاری عقیدہ حیاتِ مسیح تھا اور اس دور میں ہر طرف طوفان کی طرح مسلط ہو چکا تھا۔ اس ماحول میں قرآن مجید نے انکشاف کیا کہ اٰوَیۡنٰہُمَاۤ اِلٰی رَبۡوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِیۡنٍ (مومنون: 51) یعنی حادثہ صلیب کے بعد ہم نے مسیح اور ماں کو ایسے ملک میں پہنچا دیا جس کی زمین بہت اونچی تھی پانی صاف تھا اور بڑے آرام کی جگہ تھی۔ قرآن نے یہ بھی بتایا کہ آنحضرت ﷺ کی زبان عرش کے خدا کی زبان ہے اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم پر وحی کی گئی کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جاؤ تا کہیں تمہاری شناخت نہ ہو جائے ورنہ تکلیف پاؤ گے چنانچہ آپ زمین کی سیاحت پر نکل کھڑے ہوئے اس دوران میں جنگل کی سبزیاں استعمال کرتے اور چشموں کا پانی پیا کرتے تھے اور ایک سو بیس سال میں وفات پائی۔

(خلاصہ احادیث مندرج کنز العمال)

قرآن مجید نے حضرت مسیح کے دار الہجرت کی جغرافیائی علامات یہ بتلائیں کہ سمندر سے اس کی سطح مرتفع بہت اونچی ہے (ربوہ)، اس کے نظارے نہایت درجہ پُرکشش ہیں، سردی اس میں بلا کی پڑتی ہے۔ پرسکون اور مستحکم جگہ اور محفوظ مقام ہے۔ یہ سب معانی مشہور اور مستند عربی لغت ''معجم اعظمی'' میں بیان ہوئے ہیں جو عالم ازہر اور معتمد جماعت الاخوۃ الاسلامیہ مصر جناب محمد حسن الاعظمی کی فاضلانہ تالیف ہے۔ اور اس میں کسے کلام ہے کہ یہ تمام قدرتی اوصاف کشمیر کے دار السلطنت سری نگر میں بدرجہ اتم موجود ہیں جس کی تصدیق کشمیر کی قدیم تاریخ ملّا نادری اور بارھویں صدی ہجری کے کشمیری بزرگ حضرت محمد اعظم شاہ کی تاریخ کشمیر اعظمی سے بھی ہوتی ہے اور جدید تحقیقات نے حقائق سے ایسا پردہ اٹھا دیا ہے اور خدا کے ارادہ سے ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں جن سے سرینگر کے محلہ خانیار میں واقع قبر مسیح چاردانگ عالم میں شہرت پا چکی ہے۔

کشمیر کے ماہر آثار قدیمہ اور ریسرچ سکالر جناب محمد یٰسین نے اس موضوع پر مسٹریز آف کشمیر (MYSTERIES OF KASHMIR) لکھی ہے اسی طرح ہسپانوی مورّخ اندریاس فالبر قیصر کے قلم سے تاریخی اور جدید انکشافات کی بناء پر ایک معرکہ آرا کتاب JESUS DIED IN KASHMIR کے نام سے منصّہ شہود پر آچکی ہے۔

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا عربی لغت کے مطابق حضرت مسیح کے جائے پناہ کو ''ذات قرار'' سے موسوم کیا گیا ہے جس کے ایک معنی محفوظ مقام کے ہیں اور یہ خارق عادت بات ہے کہ جہاں 8/ اکتوبر 2005ء کے حالیہ قیامت خیز زلزلہ سے مظفر آباد کھنڈرات میں بدل گیا ہے وہاں سرینگر میں جھٹکے ضرور آئے مگر نہ صرف یہ کہ اس کے ''معین'' یعنی اس کے چشمے پوری شان سے جاری رہے بلکہ ''ذات قرار'' ہونے کے باعث کوئی قابل ذکر عمارتی نقصان نہیں ہوا جس نے جو قرآن مجید کی جغرافیائی صداقت پر اعجازی رنگ سے مہر تصدیق مثبت کر دی۔ یہی نہیں زمانہ تاریخ سے 2005ء تک کی جدید تحقیق کے مطابق سرینگر میں زلزلوں سے عمارتوں کی بربادیا چشموں کے خشک ہونے کا کوئی ایک واقعہ نہیں ملتا۔ قرین قیاس یہی ہے کہ خدائے قادر و توانا نے اپنی کسی خاص مصلحت کے لئے مزار مسیحؑ کے قرار یعنی حفاظت کا ازل سے خود ہی سامان رکھا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

سری نگر کے پیارے اور شریف النفس مسلمان

اخبار ''جنگ'' کے 13/ اگست 1993ء کے ''جمعہ میگزین'' کے صفحہ 7 پر پاکستان کے ایک انشاء پرداز اور فاضل کے قلم سے یہ رپورٹ شائع ہوئی۔

''23 مئی (1944ء) سرینگر...... ہر مسلمان بلا تمیز عقیدہ و فرقہ مسلم لیگ کا ممبر بن سکتا ہے کشمیر پریس میں قائد اعظم کا بیان......

''مجھ سے ایک پریشان کن سوال پوچھا گیا کہ مسلمانوں میں مسلم کانفرنس کا ممبر کون ہو سکتا ہے؟ یہ سوال خاص طور پر قادیانیوں کے سلسلے میں پوچھا گیا۔ میرا یہ کہنا ہے کہ جہاں تک آل انڈیا مسلم لیگ کے آئین کا تعلق ہے تو اس میں درج ہے کہ ہر مسلمان بلا تمیز وعقیدہ وفرقہ مسلم لیگ کا ممبر بن سکتا ہے بشرطیکہ وہ مسلم لیگ کے عقیدہ، پالیسی اور پروگرام کو تسلیم کرے۔ رکنیت کے فارم پر دستخط کرے اور دو آنے چندہ ادا کرے۔ میں جموں و کشمیر کے مسلمانوں سے اپیل کروں گا کہ وہ فرقہ وارانہ سوالات نہ اٹھائیں بلکہ ایک ہی پلیٹ فارم پر ایک ہی جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔ اسی میں مسلمانوں کی بھلائی ہے۔ اس سے نہ صرف مسلمان موثر طریقے سے سیاسی، سماجی، تعلیمی اور معاشرتی ترقی کر سکتے ہیں بلکہ دیگر اقوام بھی'' (کالم 1،2)

جموں کے نام نہاد لیڈروں کا رخِ کردار

یہ حقیقت ہے کہ کشمیر خصوصاً سرینگر کے پاک نفس اور روشن خیال مسلمانوں نے 1944ء سے اب تک قائد اعظم کی اس نصیحت کو اپنے دل میں جگہ دی ہے اور احمدیوں کے خلاف کوئی فرقہ وارانہ مسئلہ کھڑا نہیں کیا لیکن افسوس صد افسوس جموں کے نام نہاد مسلمان لیڈروں نے اس کی دھجیاں بکھیرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ اور جیسا کہ سردار گل احمد خاں کوثر سابق چیف پبلسٹی آفیسر آزاد کشمیر حکومت اور مورّخ کشمیر جناب پریم ناتھ بزاز نے تاریخ جدو جہد حریت کشمیر (HISTORY OF THE STRUGGLE FOR FREEDOM IN KASHMIR) میں لکھا ہے آزاد کشمیر حکومت کا قیام 3/ اکتوبر 1947ء کو عمل میں آیا اور اس کے پہلے صدر کشمیر کے ایک معروف احمدی اور حریت کشمیر کے نامور لیڈر جناب خواجہ غلام نبی گلکار مقرر کئے گئے مغربی تاریخ دان لارڈ برڈوڈ نے اپنی کتاب ''دو قومیں اور کشمیر'' میں بھی اس کی تصدیق کی ہے۔ علاوہ ازیں 1931ء کی تحریک آزادی کشمیر میں جماعت احمدیہ نے جو سنہری خدمات انجام دیں وہ ہمیشہ سنہری حروف میں لکھی جائیں گے۔ استعماری طاقتوں کی مخالفت کے باوجود فرزند احمدیت حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کی اہل کشمیر کی سلامتی کونسل میں فقید المثال ترجمانی اور کونسل کی استصواب سے متعلق قرار داد کی منظوری کا کارنامہ قیامت تک چاند ستاروں کی طرح چمکتا رہے گا۔ سردار محمد ابراہیم خاں سابق صدر آزاد کشمیر کا چشم دید بیان ہے چونکہ سر ظفر اللہ خاں نے فلسطین کے مسلمانوں کی حمایت کی تھی اس لئے نیو یارک کا یہودی پریس پاکستان کو اور جناب حمید نظامی کی روایت کے مطابق چوہدری صاحب کو اپنا بدترین دشمن سمجھتا تھا''

ملاحظہ ہو کتاب متاع زندگی از سردار ابراہیم۔ نشان منزل صفحہ 172۔ خطوط حمید نظامی)

ظلم وستم کی حد یہ ہے کہ جمونی اور جنونی قیادت نے اپنے محسن عظیم کا شکریہ ادا کرنے کی بجائے یہودیوں سے بڑھ کر اس یگانہ روزگار شخصیت کی توہین وتضحیک کی حتیٰ کہ اسے بھی کافر تک قرار دے دیا۔

مستقبل کا مورّخ یقیناً یہ معلوم کر کے ورطۂ حیرت میں ڈوب جائے گا کہ آزاد کشمیر حکومت کی فرقہ پرست جمونی قیادت پورے جوش جنوں کے ساتھ ریاست کے وفادار اور مخلص احمدیوں پر 1950ء سے اکتوبر 2005ء تک ظلم وستم کا پہاڑ توڑتی رہی۔ اسی قیادت

بقیہ صفحہ 7 پر

06اگست2020ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		04:34	18:57
مدینہ منورہ	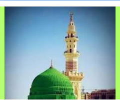	04:28	19:02
قادیان		04:17	19:21
ربوہ		03:57	19:00
اسلام آباد ٹلفورڈ		04:06	20:41